ریفرینس نمبر:NRL 0538 تاریخ:10-06-2026

پروڈکٹ کے Ingredients میں کوئی ممنوع چیز نہ ہو، لیکن کمپنی نے Disclaimer دیا ہو تو شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض ممالک میں کھانے پینے وغیرہ کی مختلف پروڈکٹس پر ایک انتباہی نوٹ لکھا ہوتا ہے کہ اس چیز کی مختلف دیگر چیزوں سے ملاوٹ و آمیزش (contamination) ہو سکتی ہے جن میں کئی نجس و حرام اشیاء بھی ہوتی ہیں۔ اور یہ ingredients میں نہیں، بلکہ الگ سے نیچے لکھا ہوتا ہے۔اور ہم نے ان سے کال کرکے پوچھا تو یہ جواب ملا ہے کہ ایک فیکٹری میں الگ الگ جگہوں پہ مختلف پراڈکٹس بنتی ہیں تو کہیں پیکنگ وغیرہ ایک ڈیپارٹمنٹ میں ہو سکتی ہے، اسلئے یہ لکھا جاتا ہے۔

اس لئے ہم یوں کرتے ہیں کہ جب ingredients میں کوئی ممنوع چیز نہ ہو تو ہم استعمال کرلیتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ وسوسے کا شکار رہتے ہیں کہ یہ حرام ہو سکتی ہے۔لہذا اس کی رہنمائی فرما دیں؟ تحریر ذیل میں ملاحظہ فرمائیں؛

Caution: There is a possibility of contamination with eggs, buckwheat, peanuts, pine nuts, crab, shrimp, pork, peaches, tomatoes, walnuts, squid, chicken, beef, or shellfish (oysters). The black parts on some products are caused by sugars, etc., during the oven baking process. Please seal opened products tightly and consume them as soon as possible. For compensation for damages under the Consumer Protection Act, reporting fraudulent or substandard food, call 1399.

سائلہ: ام انوار رضا (ساؤتھ کوریا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیان کردہ صورت میں فقط انتباہی نوٹ کے سبب مذکورہ اشیاء نجس و حرام نہیں قرار پائیں گی، بلکہ ان کا حکم اصلِ سابق پر رہے گا کہ اگر ان کے اجزائے ترکیبی (ingredients) میں کوئی نجس و حرام شے نہ ہو تو ایسی پروڈکٹس کا استعمال جائز ہو گا۔ لیکن اگر ان کے اجزائے ترکیبی میں کوئی نجس و حرام شے استعمال کی گئی ہو تو پھر ایسی پروڈکٹس کا استعمال جائز نہ ہو گا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ نوٹ اور کمپنی کی وضاحت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ایسے کارخانوں اور فیکٹریوں میں کئی اشیاء بنتی ہیں۔ جس سبب ان کے بعض اجزاء کا دیگر سے کبھی ملاپ ممکن ہے۔ مگر ایسا ہر پروڈکٹ میں اور ہر بار ہوتا ہو یہ لازم نہیں۔ نہ ہی کمپنی کو ایسی کسی ملاوٹ کا التزام ہے۔ ایسا انتباہ (Disclaimer) بعض اوقات کمپنیاں اپنے قانونی تحفظ کے لئے بھی لکھتی ہیں کہ کبھی کہیں ایسا کیس نکل آیا تو وہ اس انتباہ کی وجہ سے قانون کی پکڑ میں نہیں آئیں گی۔

بہر حال اس نوٹ سے کسی حرام یا ناپاک چیز کی ملاوٹ ثابت نہیں ہوتی بلکہ زیادہ سے زیادہ شبہہ پیدا ہوتا ہے اور کمپنی کا زیادہ محتاط نہ ہونا واضح ہوتا ہے۔ شریعت مطہرہ کا اصول ہے کہ محض چیز بنانے والے کی بے احتیاطی سے شے کی حرمت لازم نہیں آتی بلکہ یقین یا ظن غالب درکار ہوتا ہے اور وہ یہاں نہیں ہے۔ لہذا جب شریعت میں اصل، اباحت و طہارت ہے تو اب ان چیزوں کا حکم بھی اصلِ سابق کے مطابق ہو گا۔

ہاں، اگر کوئی اپنی ذات کی حد تک احتیاط کے طور پر بچنا چاہتا ہو تو اس میں حرج نہیں، بلکہ بہتر و افضل ہے لیکن اس کے سہارے اصل شے کو ممنوع کہنا یا جو مسلمان اُسے استعمال کرتے ہوں اُن پر طعن و اعتراض کرنا ہرگز درست نہیں، بلکہ یہ شیطان کی پیروی ہے۔

فقہائے کرام نے تصریح کی ہے کہ کفار و مشرکین جو کھانے و مٹھائیاں بناتے ہیں تو ان کو

کھانا منع نہیں ہوتا حالانکہ یہ کفار اور مشرکین نجاسات (ناپاکیوں) سے نہیں بچتے۔ لیکن چونکہ بنائی گئی چیز میں نجاست شامل ہونے کا یقین نہیں اس لئے وہ حلال ہو گی۔

متعلقہ امثال و نظائر:

اسی طرح کئی دیگر ایسے نظائر بھی ہیں، جہاں شک یا احتمال کے باوجود شریعت نے چیز کو استعمال سے منع نہیں کیا۔ جن کی کچھ تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں؛

(1) ایسے کنوؤں سے پانی بھرنا جہاں مسلمان، کفار، بچے اور عورتیں سب پانی بھرتے ہوں تو اسے پاک ہی سمجھا جائے گا، اگرچہ یہاں ناپاکی کا احتمال ہوتا ہے؛ کہ جب یقین نہ ہو تو محض احتمال سے نجاست و حرمت کا حکم نہیں ہو گا۔

(2) اگر عام استعمال کے جوتوں پر نجاست لگی ہونا معلوم نہ ہو اور وہ کنویں میں گر جائیں تو اس پر ناپاکی کا حکم نہ لگے گا۔

(3) بچے کسی پانی میں ہاتھ ڈال دیں تو بے تحقیق نجاست، ناپاکی کا حکم نہ ہو گا حالانکہ چھوٹے بچے پاکی و ناپاکی کا خیال نہیں کرتے۔

(4) روغن کتان جس سے صابون بنتا ہے، اس کے برتن کھلے ہوتے ہیں جس میں کئی مرتبہ چوہے گر جاتے ہیں مگر جب تک کسی خاص کے متعلق یقین نہ ہو تو اس سے روغن کو ناپاک نہیں کہہ سکتے۔

(5) کفار و مشرکین کے کپڑے و پاجامے کہ وہ استنجاء میں پاکی کا لحاظ نہیں کرتے اور کس قدر پاجامہ کی ناپاکی کا احتمال ہوتا ہے لیکن یقین کے بغیر شرع مطہر نے ان کپڑوں کی ناپاکی کا حکم نہ دیا۔

(6) مشرکوں اور کفار کے برتنوں کے متعلق پاکی کا حکم ہے حالانکہ کون نہیں جانتا کہ وہ ان برتنوں میں شراب پیتے و سؤر کھاتے ہیں، تو جب تک خاص شے پر یقین نہ ہو تو حکمِ ممانعت نہیں۔

یہ سب نظائر امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے اپنے رسالہ "الاحلی من السکر" میں بیان فرمائے ہیں جنہیں ملخصاً نقل کیا گیا ہے۔ ان نظائر کو نقل کرنے سے قبل آپ اس متعلق ایک جامع اصول بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"کسی شے کا محل احتیاط سے دور یا کسی قوم کا بے احتیاط و شعور اور پروائے نجاست و حرمت سے مہجور ہونا اسے مستلزم نہیں کہ وہ شے یا اُس قوم کی استعمالی خواہ بنائی ہوئی چیزیں مطلقاً ناپاک یا حرام و ممنوع قرار پائیں۔ کہ اس سے اگر یقین ہُوا تو اُن کی بے احتیاطی پر۔ اور بے احتیاطی مقتضی وقوع دائم نہیں۔ پھر نفس شے میں سوا ظنون و خیالات کے کیا باقی رہا، جنہیں امثال مقام میں شرع مطہر لحاظ سے ساقط فرما چکی۔" ملخصاً (فتاوی رضویہ، جلد04، صفحہ 483-491، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اشیاء میں اصل اباحت و طہارت ہونے کے متعلق قرآن پاک میں ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا﴾ ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

(پارہ 01، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 29)

شریعت مطہرہ میں طہارت (پاک ہونا) و حلت (جائز و حلال ہونا) اصل ہے، اس لیے جب تک شے میں کسی حرام چیز کی شمولیت کا یقینی علم نہ ہو، اس وقت تک اس شے کے حرام ہونے کا حکم نہیں ہوتا۔ نیز ایسے معاملات میں بغیر دلیل و قرینہ کے پیدا ہونے والے شک و گمان کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ چنانچہ طریقہ محمدیہ و شرح حدیقہ ندیہ میں ہے: "والیقین لا یزول بالشک والظن بل یزول بیقین مثلہ وھذا اصل مقرر فی الشرع منصوص علیہ فی الاحادیث مصرح بہ فی کتب الفقہاء من الحنفیۃ والشافعیۃ وغیرھم ولم ارفیہ مخالفا من احد من العلماء اصلا ،فاذا شک اوظن فی طھارۃ ماء اوطعام اوغیرذلک ممالیس بنجس العین فذلک الشیئ طاھر فی حق الوضوء وحل الاکل وسائر التصرفات. ملتقطا" ترجمہ: یقین، شک اور گمان کے ساتھ زائل نہیں ہوتا بلکہ اپنے جیسے یقین کے ساتھ یقین زائل ہوتا ہے۔ یہ

قاعدہ شریعت میں ثابت ہے احادیث میں اس کی تصریح ہے اور حنفی، شافعی اور دیگر فقہا کی کتب میں واضح طور پر مذکور ہے میں نے اس میں علما کا اختلاف بالکل نہیں پایا لہذا جب پانی، کھانے یا اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کی طہارت میں جو نجس عین نہیں ہے شک پیدا ہو تو یہ چیز وضو کے حق میں پاک ہے اور اس کا کھانا و دیگر تصرفات میں بھی استعمال جائز ہے۔

(الطریقۃ المحمدیۃ مع شرحہ الحدیقۃ الندیۃ، جلد2، صفحہ 711-710، نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”شریعت مطہرہ میں طہارت و حلت اصل ہیں اور ان کا ثبوت خود حاصل کہ اپنے اثبات میں کسی دلیل کا محتاج نہیں اور حرمت و نجاست عارضی کہ ان کے ثبوت کو دلیل خاص درکار اور محض شکوک وظنون سے اُن کا اثبات ناممکن کہ طہارت و حلت پر بوجہ اصالت جو یقین تھا اُس کا زوال بھی اس کے مثل یقین ہی سے متصور نرا ظن لاحق یقین سابق کے حکم کو رفع نہیں کرتا یہ شرع شریف کا ضابطہ عظیمہ ہے جس پر ہزارہا احکام متفرع۔“

(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 476تا477، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دوسرے مقام پر ایسی ایک صورت کو منع جان کر بچنے والوں کے عمل کو وسوسہ قرار دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: ”مانا کہ بنانے والے بے احتیاط ہیں مانا کہ اُنہیں نجس و طاہر و حرام و حلال کی پرواہ نہیں مانا کہ ہڈیوں میں وہ بھی پائی جاتی ہیں جن کے اختلاط سے شے حرام یا نجس ہو جائے مگر نہ سب ہڈیاں ایسی ہی ہیں بلکہ حلال و طاہر بھی بکثرت، نہ بنانے والوں کو خواہی نخواہی التزام کہ خاص ایسے ہی طریقہ سے صاف کریں جو موجب تحریم و تنجیس ہو، نہ کچھ ناپاک یا حرام ہڈیوں میں کوئی خصوصیت کہ انہیں تصفیہ میں زیادہ دخل ہو جس کے سبب وہ لوگ اُنہیں کو اختیار کریں اور جب ایسا نہیں تو صرف اس قدر پر یقین حاصل ہوا کہ ہڈیوں سے صاف کرتے ہیں کیا ممکن نہیں کہ وہ ہڈیاں طاہر و حلال ہوں دیکھو اگر آدمی کو جنگل میں ایک چھوٹا سا گڑھا پانی سے بھرا ملے اور اس کے کنارے پر اقدامِ وحوش کا پتا چلے اور پانی بھی جانور کے پینے سے کنارہ پر گرا دیکھے بلکہ فرض کیجئے کہ جانور بھی

جاتا ہوا نظر پڑے مگر بوجہ بُعد یا ظلمتِ شب پہچان میں نہ آئے تو اس سے خواہی نخواہی یہ ٹھہرا لینا کہ کوئی درندہ یا خاص خنزیر ہی تھا اور پانی کو ناپاک جان کر اس سے احتراز کرنا ہرگز حکم شرع نہیں بلکہ وسوسہ ہے۔" **(فتاوی رضویہ، جلد04، صفحہ543، رضافاؤنڈیشن، لاهور)**

بطور احتیاط بچنے کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: "علماء تصریح فرماتے ہیں ہمارا زمانہ اتقائے شبہات کا نہیں غنیمت ہے کہ آدمی آنکھوں دیکھے حرام سے بچے۔ ہاں جو شخص بچنا چاہے بہتر وافضل اور نہایت محمود عمل مگر اس کے ورع کا حکم صرف اسی کے نفس پر ہے نہ کہ اس کے سبب اصل شے کو ممنوع کہنے لگے یا جو مسلمان اُسے استعمال کرتے ہوں اُن پر طعن واعتراض کرے اُنہیں اپنی نظر میں حقیر سمجھے اس سے تو اس ورع کا ترک ہزار درجہ بہتر تھا کہ شرع پر افترا اور مسلمانوں کی تشنیع وتحقیر سے تو محفوظ رہتا۔" ملخصًا

(فتاوی رضویہ، جلد04، صفحہ547-549، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

محمد ساجد عطاری

24 ذی الحجۃ الحرام 1447ھ/10 جون 2026ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد هاشم خان عطاری

فوڈز، ڈرنکس، کاسمیٹکس اور دیگر مصنوعات کی شرعی حیثیت جاننے کے لیے آپ حلال ریسرچ اینڈ ایڈوائزری کونسل کا وزٹ کرسکتے ہیں یا ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں

ایڈریس: 171، E1 بلاک، جامع مسجد فیضان نوری رضوی جوہر ٹاؤن، لاہور پاکستان

halal@daruliftaahlesunnat.net